اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صدا

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۲۰ — مطبوعہ ۱۵ - مئی سنہ ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ [illegible] ۳

[illegible] بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عـہ ۴

دو یا دو سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عـہ ۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

اور تھوما اُن بارھوں میں سے ایک تھا جس کا لقب ڈدمس تھا وہ یسوع کے آتے وقت اُنکے ساتھ نہ تھا۔ تب اور شاگردوں نے اُسے کہا کہ ہم نے خداوند کو دیکھا ہے پر اُس نے اُنہیں کہا جب تک میں اُسکے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ دیکھوں اور کیلوں کے نشانوں میں اپنی انگلی نہ ڈالوں اور اپنا ہاتھ اُسکے پہلو میں (جس پر برچھی کا زخم تھا) نہ ڈالوں ہرگز یقین نہ کرونگا۔ آٹھ روز کے بعد جب اُسکے شاگرد اندر تھے اور تھوما اُنکے ساتھ تھا تو دروازہ بند ہوتے ہوئے یسوع آیا اور بیچ میں کھڑا ہوکے بولا تم پر سلام۔ (اس مقام پر فرادے لوگ جو شبہ لہم کے دام مہلک میں گرفتار ہیں بغور و فکر اِن کلمات کو جو اس رویت کیوقت خداوند مسیح کی زبان مبارک سے صادر ہوئے سوچیں اور دھوکے کی ٹٹی کو اپنے سامنے سے دور کریں) پھر اُس نے تھوما سے کہا کہ اپنی انگلی پاس لا اور اُسے میرے پہلو میں ڈال اور بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا۔ تھوما نے جواب میں اُسے کہا "اے میرے خداوند اور اے میرے خدا" یسوع نے اُسے کہا کہ اے تھوما اس لئے کہ تو نے مجھے دیکھا تو ایمان لایا مبارک وے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا تو بھی ایمان لائے۔ اب اس سے زیادہ صاف اور سادہ و یقینی دلیل کیا ہوگی جو اس امر متنازعہ فیہ کی نسبت پیش کی گئی اور مطلق کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ مرد مصلوب جسکے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان اور پہلو میں بھالے کا زخم تھا حقیقت میں کوئی شُبہ لہم ہرگز نہیں بلکہ عیسیٰ ناصری تھا جسکے حق میں یسعیاہ نبی نے پہلے سے نبوت کی تھی کہ "وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں" یسعیاہ ۵۳-۵ اور وہ جو جی اُٹھا وہی یسوع ناصری تھا نہ کہ کوئی روح یا اشروس اور ربین کے خیال کے موافق ایکٹرا لیوزین +

محمدی دین کے عدم منجانب اللہ ہونیکی یہہ ہی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ وہ ایسی ضروری اور سنجیدہ و صاف شہادت الہامی و تواریخی کے مقابلہ میں لوگوں کو گرداب شبہ میں ڈالنے کے لئے اور اپنے حصول مطلب و رسوخ کے واسطے تعلیم دیتا کہ "ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم" اور نبیوں اور اُس سید الانبیا کے اقوال صدق مآل کے برخلاف بیان کرنیکی جرأت کرتا ہے خداوند اپنے لوگوں کو ایسی مُہلک تعلیم سے محفوظ رکھے +

اکثر ہندؤں اور محمدیوں کا خیال ہے کہ جو شخص ساتوں ذات کا کھانا کھانے لگے اور کسی قسم کی ماکولات و مشروبات سے پرہیز نہ کرے وہ کرشان ہے۔ عیسائی دین کی نسبت اس سے زیادہ عوام کا خیال نہیں ہے ایسے شخص کو وے لوگ نہایت قابل نفرت اور حقیر سمجھتے ہیں۔ انگریزوں کو وے ہرگز نہیں سمجھتے کہ یہہ لوگ بھی کرسٹان ہیں۔ بلکہ

اس لفظ کو اُنہوں نے ہندوستانیوں کیلئے مخصوص سمجھ رکھا ہی۔ چنانچہ ایک معزز دیسی مسیحی جو انگلی لباس سے ملبس تھے اور اُنکی ظاہری چال ڈھال اور قیافہ سے شرافت و متانت ظاہر تھی ایک دن کسی باغیچہ میں ہوا کھاتے پھرتے تھے ہندو باغبان نے اُنہیں دیکھکر سلام کیا وہ جواب سلام دیکر کچھ گفتگو باغبان سے کرنے لگے تو اُسنے جرأت کر کے دریافت کیا کہ صاحب آپ کون لوگ ہیں اُنھوں نے کہا میں کرسٹان ہوں لیکن باغبان نے حیران ہوکے کہا نہیں صاحب ایسا نہ فرمایئے کرسٹان لوگ تو اور ہی قسم کے ہوتے ہیں وے تو صاحب لوگوں کا جوٹھا کھاتے اُنکی اُترن پہنتے اور بنگلوں پر بھیک مانگتے پھرتے ہیں میں آپکو کرسٹان کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا اُنہوں نے کہا بھائی میں کرسٹان ہوں کیونکہ عیسیٰ مسیح کو مانتا اور اپنا مالک جانتا ہوں جتنے لوگ خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا انگریز عیسیٰ مسیح کو مانتے وے سب کرسٹان ہیں پر باغبان نے ہرگز ان باتوں پر یقین نہ کیا اور چپ رہ گیا +

یہہ تو سچ ہی کہ مسیحی دین جو کل گنہگار و خطا وار بنی آدم کو مسیح یسوع کے ذریعہ دولت نجات و بخشش کا یکساں وارث و حصہ دار بناتا ہی ذات پات کی سنجر و پابندی و فخر کا قطعی مخالف اور کسی کو کمینہ یا ناپاک خیال کر کے اُسکے ہاتھ کی چھوئی ہوئی کھانے پینے کی چیز کو ناپاک اور گنہگار بنا دینے والی چیز جانکر اُس سے پرہیز کرنیکو واہیات ٹھہرانے والا ہی مگر پھر بھی ہر ایک بات میں صفائی و صحت اور شایستگی و شعور سے بے بہرہ ہونیکی تعلیم ہرگز نہیں دیتا چنانچہ لکھا ہی "ساری چیزیں میرے لئے روا ہیں پر سب کا موقع نہیں ساری چیزیں میرے لئے روا ہیں پر میں کسی چیز کے اختیار میں نہ ہونگا"۔ پس جبکہ لوگوں کا دیسی مسیحیوں کے حق میں ایسا خیال ہی کہ وے کسی بات کی پروا نہیں کرتے اور پاکی و ناپاکی میں کچھ تمیز نہیں رکھتے ہیں تو اُنکے ایسے خیالات کو رفع کرنے کا بہتر طریقہ یہہ ہی کہ مسیحی ہر حالت میں اپنے گھروں اوڑھنے بچھونوں اور ہر ایک چیز کو صاف اور ستھرا رکھیں اور خوراک و پوشاک میں ہمیشہ صفائی اور ستھرائی عمل میں لاویں اور سب باتوں میں تمیز و شعور کے ساتھ غیر قوموں کے درمیان مسیحی شایستگی سے اپنی زندگی بسر کریں ●

ایک لکچر جسکے تئیں پیچ پر یہہ عنوان مرقوم ہی "محبت الٰہی اور محبت انسان دین حقیقی کا خاصہ ہی" جو کسی براہم سماج کے ممبر نے ۲۷ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ء کو برہم مندر لکھنؤ میں پڑھا تھا مطبع نامور پریس الہ آباد سے شایع ہوا اور اسکی ایک کاپی دفتر ہذا میں بھی موصول ہوئی ہی ہم نے اس لکچر کو جو ۴۰ صفحہ پر مشتمل ہی اول سے آخر تک بغور مطالعہ کیا - آریوں کے دس نیموں کا خلاصہ لکھنے کے بعد لکچرار نے آریوں کے اصول اور اُنکے اعمال کی نسبت ایک آرٹیکل کو جو ایک مسلمان کیطرف سے نور افشاں میں شایع ہوا تھا نقل کیا ہی اور بعد اس کے پادری پی سی اوپل کے مضمون کو اخبار مذکور سے لیکر لکھا ہی جو دربارہ تردید تناسخ لکھا گیا تھا غرضکہ ادھر اُدھر کے سامان اور ذخیرہ کو لیکر آریہ و پانڈیوں کی نسبت لکچرار صاحب نے بہت کچھ لکھکر برہم دھرم کی خوبیوں اور اُسکے اصول اور عقائد کا مقابلہ اور ذکر کیا ہی جسکا مختصر بیان لکچر مذکور سے انتخاب کر کے دکھلایا جاتا ہی کہ اس نئے مذہب کی کیا تعلیم اور ہدایت ہی چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ برہم دھرم جیسا کہ اُس کے نام سے ظاہر ہی ایک خدا کی جانب سے وہ مذہب ہی جو بعد پورے دریافت کے سب سے سچا مذہب معلوم ہوا ہی جسمیں غلطی کی گنجایش نہیں یہہ ایک عام دعوہ ہی جو اکثر نو ایجاد مذاہب کے بانیوں اور پیروں نے ہمیشہ کیا ہی جسکی وقعت اہل تحقیق کے نزدیک ذرا بھی نہیں آگے چلکر وہ برہم مذہب کی راستیوں کی تشریح کرتے ہیں دوسری راستی میں لکچرار کا یہہ بیان درست ہی کہ خدا کا انسان سے نزدیکی رشتہ ہی مگر شاید انکو یہہ معلوم نہیں کہ گناہ کے باعث خدا اور انسان کے اس نزدیکی رشتہ میں بڑا فرق پڑگیا ہی اور جبتک گناہ درمیان سے رفع نہ ہو

یہہ رشتہ ہرگز قایم نہیں ہوسکتا پس برہم دھرم اس کی نسبت کچھ تدبیر نہیں بتلاسکتا - تیسری راستی سے ظاہر ہی کہ انسان کو آزاد ارادہ دیا گیا ہی اور وہ خدا کے روبرو اپنے اعمال کے لئے ذمہ وار ہی +

چوتھی راستی میں آپ فرماتے ہیں کہ خدا کی عبادت عمدہ طور پر کرنی چاہئے مگر نہیں بتلاتے کہ انسان جو گنہگار ہی اور گناہ آلودہ طبیعت اور دل رکھتا ہی عمدہ طور پر خدا کی عبادت بجالا سکتے - اور نہ بتلاتے ہیں کہ موافق برہم دھرم بھی ساکت ہی اور نہیں جانتا کہ اس برگشتہ انسانی دل کی درستی اوّلاً کیونکر حاصل ہوسکتی تاکہ عمدہ طور پر عبادت واطاعت ہوسکے +

پانچویں راستی میں یہہ بیان درست ہی کہ ایک آیندہ ہستی ہی جہاں باقی سزا اور جزا ملتی ہی اور اُس زندگی میں کامل خوشی پائی جاتی ہی لیکن یہہ تدبیر نہ بتلائی کہ وہ کامل خوشی گنہگار آدمی کیونکر حاصل کرسکتا ہی - علاوہ صاحب جن باتوں کے گنہگار بنی آدم محتاج ہیں آپ اُنکی احتیاج کی تدبیر کچھ نہیں بتلاتے جو کچھ آپ نے بیان کیا توسب جانتے ہیں کوئی انوکھی بات نہیں ہی لہذا برہم دھرم عقاید سکین بخش معلوم نہیں ہوتے - افسوس ہی گناہ ہونا اور اُسکی زبونی و برائی اور اُس سے مخلصی کرنیکی ضرورت جسطرح دیگر اہل مذاہب سے پوشیدہ ہی برہم دھرم سے پوشیدہ ہوگئی ہی ورنہ برہم دھرم ایسی مہلک غلطی میں نہ پڑتا کہ انسان کو خدا کے حضور جانے کے لئے کسی شافی کی مدد کی ضرورت نہیں ہی انسانی ہیں کل مذاہب بنی آدم کی علی العموم گنہگاری اور اُسکے خدا سے دوری و مہجوری گناہ کے درمیان سے رفع ہو جانیکی تدبیر و ضرورت کفارہ شفاعت نئی پیدایش کی نسبت خاموش ہیں کیونکہ یہ ایسی بھاری باتیں ہیں اپنی عقل سے اُنکی نسبت کچھ تعلیم نہیں دے سکتا مگر خدا ان باتوں کو اپنے بندوں پر ظاہر کرتا ہی اور کیا ہی

کیا گیا برہم دھرم دیو دھرم آریہ دھرم اور دیگر دھرم جو اور ظاہر ہونے والے ہیں عیسائی مذہب میں داخل ہونے سے لوگوں کو روکنے کیلئے ایجاد کئے گئے معلوم ہوتے ہیں مگر یہہ جملہ تدبیریں سراسر باطل و عاطل ہیں کیونکہ خداوند اپنی کلیسیا کے حق میں صاف فرماتا ہی کہ کوئی ہتھیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا اور جو زبان عدالت میں تجھپر چلیگی تو اُسے مجرم کریگی۔ یہہ خداوند کے بندوں کی میراث ہی اور اُنکی راستبازی مجھ سے ہی خداوند فرماتا ہی۔ یسعیاہ ۵۴ – ۱۷

مراسلات

نمبر دھم

انجیلی پہلی بشارت

ہندو لوگ بہت اوتاروں کے معتقد ہیں اور اوتار کسکو کہتے ہیں؟ خدا مجسم کو اوتار کہتے ہیں۔ سکھ لوگ فقط ایک اوتار کے قائل ہیں یہودیوں کا مسیح تو بیشک خدا مجسم ہی۔ عیسائی لوگ فقط ایک ہی اوتار کے قائل ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ اوتار عمانوئیل عیسیٰ مسیح ہی۔ جب سکھوں سے استفسار کیا جاتا ہی کہ بھئی "آو انت ایوا دتا سوہی گر تجھیو ہمارا بسکل پر جا جس آپ سواری۔ نس کارنس ہی ہماری" کے کیا معنی ہیں اور یہہ کون اوتار ہی تو تسلی بخش جواب نہیں دیتے۔ ہم اُنسے پوچھتے ہیں بھئی گورو صاحب تو ہندوؤں کے اوتاروں کو نہیں مانتے "کشن بشن کبھو نہ دھیاؤں۔ جو بر چاہوں سو تمتوں پاؤں۔" پھر یہہ کونسا اوتار ہی جسکی گورو صاحب اسقدر تعریف فرماتے ہیں؟ جواب ملتا ہی کہ وہ خود خدا ہی پھر اُس کو "اوتار" کیوں کہا؟ اسکا جواب کچھ نہیں ملتا۔ خیر کوئی کچھ ہی تفسیر کرے ہم جانتے ہیں کہ تریاسب فرقوں میں اس بات کا خیال چلا آتا ہی کہ خدا مجسم ہو کر دُنیا کے گناہوں کا بندوبست کرے *

ہندوؤں کے اوتاروں کا ذکر ہم کیا کریں۔ ہم نے نور افشاں کے پرچہ مطبوعہ ۲۷ جون ۱۸۹۵ء میں مضمون "اوتار" شایع کیا ہی جو چاہے پڑھ سکتا ہی کہ اُس میں کسی قدر مفصل تحریر ہوا ہی۔ یہاں صرف یہہ کہنا بس ہوگا کہ ہندوؤں کے اوتاروں میں سے ایک بھی سچا اوتار نہیں ہی اُنکو بہادر سردار بادشاہ وغیرہ مانو تو مانو۔ مگر اوتار قرار دینا بالکل درست نہیں ہی کیونکہ اوتار کی شرط اور صفت اعظم اُنمیں معدوم ہی اور وہ شرط اور صفت یہہ ہی کہ اوتار میں گناہ کا داغ ہرگز ہرگز نہیں چاہئے سبب یہہ ہی کہ ضرورت کے باعث انسانیت کو اختیار کرے تو ناممکن ہی کہ اس مجسم خدا میں گناہ پایا جاوے کہ مجسم ہو کر وہ اپنی پاک الوہیت سے محروم و خالی نہیں ہوتا بلکہ الوہیت پاک انسانیت کو اختیار کرلیتی ہی یعنی پاک الوہیت اور پاک انسانیت کے اتحاد کو خدا مجسم اور اوتار کہتے ہیں پس محال مطلق ہی کہ اوتار میں گناہ موجود ہو اگر گناہ موجود ہو وہ مطلق اوتار و خدا مجسم نہیں پس جب ہم ہندوؤں کے اوتاروں کو اسی قاعدہ سے پرکھتے ہیں اور اُن تمام میں گناہ پاتے ہیں یعنی اُنکے قول و فعل و خیال گناہ آلودہ دیکھتے ہیں تو فوراً سلیم عقل اُنکو اوتار کے درجہ سے گرا کر فقط انسان ٹھہراتی ہی اور وہ بھی گناہ آلودہ اور بذات خود شفاعت اور نجات کا محتاج چہ جاکہ دوسرے گنہگاروں کی شفاعت کا بیڑا اُٹھاوے۔ علاوہ اس کے ہندوؤں کے اوتاروں کی زندگی کی اول غرض اور علت غائی سے معلوم ہوتا ہی کہ اوتار کی اشد ضرورت اُنمیں معدوم ہی کہ وے سب کے سب دُنیا کے فریبوں اور عیش عشرت و شہوت و لالچ و خون جھگڑا لڑائی فساد وغیرہ میں تمام زندگی مصروف ہیں۔ الوہیت کے مجسم کی ضرورت ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ خدا کبھی انسانیت کو اختیار نہ کرتا اگر گناہ اور گنہگار کی نسبت اُسکی کامل اور بے عیب صفتیں قایم رہ سکتیں یعنی اگر وہ مجسم ہونے کے بغیر گناہ کا تدارک کرسکتا اور گنہگار کو راست ٹھہراتا اور خود راست ٹھہر سکتا تو اُسکے مجسم ہونے کی ضرورت ہرگز نہ ہوتی اور اگر کوئی اشد ضرورت ہی تو یہی ہی ورنہ محال مطلق ہی کہ خدا مجسم ہو اور یہہ اشد ضرورت ہندوؤں کے اوتاروں میں قطعی معدوم ہی۔

بلاشبہ الوہیت نے پاک انسانیت کو اختیار کیا اور اس اشد ضرورت کو پورا کیا ہی۔ عمانوئیل عیسیٰ مسیح کے نام سے اس دنیا پر مشہور و معروف ہوا۔ یہی اکیلا دنیا میں اوتار ہوا ہی کہ بار بار اوتار ہونے کی ضرورت نہیں اسنے اپنی جان کو گناہوں کی بخشش کیواسطے کامل کفارہ میں گذرانا ہی اور یہہ کفارہ بے حد لامحدود ہی کہ سب زمانوں اور تمام ملکوں کے گنہگاروں کو اس سے فایدہ پہنچا ہی لیکن شرط قبولیت ہی کہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔ ہم پھر سوال کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس عمانوئیل خدا مجسم عیسیٰ مسیح کو قبول نہ کرے یعنی اُس کے کفارہ کو ناچیز تصور کرے وہ کیونکر بچیگا؟ جواب ضروری یہی ہی کہ ایسے شخص کی نجات ناممکن ہی کہ نہ آدمزاد اور نہ کوئی فرشتہ اُسکا حامی و مددگار ہوسکتا ہی اور نہ خود خدا کوئی تجویز بر پا کرسکتا ہی۔ جو کچھ ہوسکتا تھا اور جو اشد ضرور تھا خدا سے ہوا مگر انسان نے پرواہ نہ کی اور آپ کو ہلاک کیا۔ اُسکا خون اُسی کی گردن پر ہی۔ اسی سبب سے انجیل میں مرقوم ہی کہ "اگر ہم اتنی بڑی نجات سے غافل رہیں تو کیونکر بچینگے"؟ اس نجات میں ثالوث اقانیم واحد یہوواہ نے سب کچھ جو اشد ضرور تھا کیا ہی کہ باپ نے محبت اور رحمت سے متحرک ہو کر جہاں کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا کہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور بیٹے نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ پاک انسانیت کو اختیار کرکے اور قریب ۳۳ برس گنہگاروں کے درمیان سکونت رکھکر اُنکو ایک ایسا پاک اور بے بدل

پر محبت اشرف نمونہ دیکر کہ اگر انسان اُس کے نمونہ کی پیروی کرے تو فرشتہ سیرت ہوجاوے اور خدا کی صحبت اور رفاقت کے لایق بن جاوے اور خدا باپ کی مرضی پورے پورے طور پر ظاہر کرکے آپکو فدیہ اور کفارہ میں گذرانا کہ موت تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا اور باپ نے اِس فدیہ اور قربانی کو گناہ کے کفارہ میں گنہگاروں کے عوض میں قبول و منظور فرمایا کہ عمانوئیل عیسیٰ مسیح تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ ہوگیا اور چالیس روز تک بہت مرتبہ اپنے شاگردوں کو دکھلائی دیتا رہا اور اُنکو آخری حکم رسالت کی کمیشن دیکر کہ تم تمام دُنیا میں جاکر میری موت اور قیامت کی خوشخبری سُناؤ اور اُنکو شاگرد کرو اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو اور دیکھو میں زمانہ کے تمام ہونے تک تمہارے ساتھ ہوں اور یہہ کہکر کہ جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہی نجات پاویگا۔ اور جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم ہوچکا۔ اُنکے دیکھتے آسمان پر صعود کرگیا اور جناب عالی کے دہنے ہاتھ پر سرفراز ہوگیا کہ داؤد نبی نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا تھا کہ "یہوواہ نے میرے یہوواہ کو کہا کہ تو میرے دہنے ہاتھ پر بیٹھ جبتک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤں" (زبور ۱۱۰۔ آیت اول) غور طلب بات یہہ ہی کہ عمانوئیل عیسیٰ مسیح اپنے جلالی قیامتی جسم کے ساتھ آسمان پر صعود کرگیا اور اس درجہ تک سرفراز کیا گیا ہی کہ اُسی انسانی جلالی قیامتی بدن کے ساتھ باپ کے دہنے ہاتھ پر موجود ہی اور یہہ سرفرازی اُسکی انسانیت کو حاصل ہوئی ہی ورنہ خدا کا بیٹا الوہیت کا اقنوم دوم تو ازل سے بالا اور سرفراز اور پرستش کا مستحق تھا یہہ سرفرازی عمانوئیل کا کمایا ہوا حق ہی کہ انجیل میں یوں مرقوم ہی کہ جب اُس نے انسان کی نجات حاصل کرنے کیواسطے اور باپ کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے آپکو پست کیا اور خادم کی صورت پکڑی اور انسان بنا اور موت تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا

"اسواسطے خدا نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہی بخشا تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنہ ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہی تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے" (خط فلپیوں کو ۲۔ ۱۰ و ۱۱) نہایت مبارک اور تسلی بخش بات ہی کہ الوہیت اور پاک انسانیت کا اتحاد ابتک موجود ہی اور ابد تک رہیگا اور اِس سرفراز انسانیت میں تمام آدمزاد شریک ہوسکتے ہیں بشرطیکہ عمانوئیل کے ساتھ ایمان کے ذریعہ تعلق پیدا کریں اور اُسکے دکھوں میں شریک ہوں اور اُسکی موت سے مشابہت پیدا کریں یعنی اپنی صلیب اُٹھاکر زندگی بھر اُسکی پیروی کریں اور اُسکے نام سے ہرگز نہ شرماویں بلکہ ہمیشہ اُسکا اقرار کریں۔ اور اس عمانوئیل مسیح مصلوب کو اپنا فخر اور تاج اور سرو سردار تصور کریں تو ضرور اُسکے اِس جلال و سرفرازی میں حصہ پاوینگے۔ یہہ انجیلی قاعدہ ہی اور عمانوئیل کی سوانح زندگی سے صاف ظاہر اور روشن ہی کہ سرفرازی سے پیشتر پستی آرام سے پہلے دُکھ مصیبت ضروریات سے ہی کہ رسول فرماتا ہی کہ ضرور ہی کہ ہم بہت مصیبت دُکھ اُٹھاکر اُس کے جلال میں داخل ہوں اور پھر کہ اِس دُنیا کی مصیبتیں اِس لایق نہیں کہ اُس جلال عظیم سے مقابلہ کیجاویں جو اِن ہلکی سی مصیبتوں کے بعد حاصل ہوگا۔ واحد یہوواہ کے اقنوم سوم نے جہان کو کچھ کم پیار نہیں کیا کہ گنہگار انسان کے دل میں سکونت اختیار کرکے اُسکو نوزادگی بخشتا ہی اور روز بروز اُسکو گناہ پر فتح دیتا اور اُسکو باپ کی صحبت اور قربت کے لایق ٹھہراتا جاتا ہی کہ زندگی بھر یہہ کام جاری رہتا ہی اور مرتے وقت اُسکو کامل پاکیزگی حاصل ہوتی ہی۔ عمانوئیل نے گناہ کا کفارہ دیکر گنہگاروں کے عوض میں اپنی جان کو قربان و نثار کرکے نجات کو کمایا ہی موت کی قید سے خلاصی و چھٹکارا بخشا ہی مگر روح القدس اِس نجات کو موثرانہ طور سے انسان کے دل پر نقش کرتا ہی اور اُسکے ساتھ سا تھ دہ کر اپنی تاثیر و مدد سے اُس کو

اُسکا وارث بنا دیتا ہی پس نہایت مناسب ہی کہ گنہگار انسان ایسی بھاری نجات سے غافل نہ رہے بلکہ فوراً اُسکو قبول کرے لکھا ہی کہ اگر آج تم اُسکی آواز کو سنو اپنے دلوں کو سخت مت کرو ایسا نہ ہو کہ قبولیت اور نجات حاصل کرنیکا موقعہ گذر جاوے بعد اُسکے موت ہی موت ہی + (باقی پھر)

راقم۔ اوپل۔ ار فیروزپور

عدل و انصاف اعمال نیک و بد

در اسلام

سوئم۔ جبکہ محمد صاحب کی تعلیم کے بموجب جبراً انسان سے بدی کراکے دوزخ میں ڈالا جاتا۔ اور بدوں سے جبراً نیکی کراکے داخل بہشت کیا جاتا ہی تو پھر عدل و انصاف و ترازو کس مرض کے علاج کے لئے ہیں +

(۱) مظاہر حق جلد ا صفحہ ۳۵ پر ہی۔ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں سچ کئے گئے تحقیق پیدایش ایک تمہارے کی یہہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی بیچ پیٹ ماں اپنی کے چالیس دن نطفہ پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اُسی کے پھر ہوتا ہی ٹکڑا گوشت کا مانند اُسی کے پھر بھیجتا ہی اللہ طرف اُس کے فرشتے کو ساتھ چار باتوں کے پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اُسکا اور موت اُسکی اور روزی اُسکی اور بدبخت ہونا یا نیک بخت ہونا اُسکا۔ پھر پھونکی جاتی ہی بیچ اُسکے روح پس قسم ہی اس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اُسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل بہشت کے یہانتک کہ نہیں ہوتا (فاصلہ) درمیان اُس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہی اوپر اُسکے سرنوشت اُسکی پس کرتا ہی کام دوزخیوں کے سے پس داخل ہوتا ہی دوزخ میں۔ اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیوں کے سے یہانتک کہ نہیں ہوتا (فاصلہ) درمیان اُسکے اور درمیان

دوزخ کے گمر ہاتھ بہر پس غلبہ کرتی ہی اسپر سر نوشت اُسکی پس کرتا ہی کام بہشتیوں کے سے پس داخل ہوتا ہی بہشت میں۔ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے +

ای محمدی صاحبان عدل و انصاف و رحم کی محبت میں خوب تلاش کیجئے صرف لفظوں پر ہی عاشق نہ رہ جائیے اقوال محمد صاحب کو خوب پرکھئے۔ عدل و انصاف نداردہیں +

چہارم۔ جبکہ محمد صاحب کی تعلیم کے بموجب خدا آدم کی پیٹھ سے اُسکی اولاد کو یکبارگی نکال کر اُنپر اپنا دہنا و بایاں ہاتھ پھیر کے اُنہیں بہشتی و دوزخی بنا چکا ہی تو پھر عدل و انصاف کی کیا ضرورت ہی +

(۱) مظاہر حق جلد ا صفحہ ۷۵ پر ہی اور روایت ہی مسلم بن یسار سے کہ کہا سوال کئے گئے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس آیت سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے پیٹھوں اُنکی سے اولاد اُنکی کو آخر آیت تلک کہا حضرت عمر نے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کئے جاتے تھے تفسیر اس آیت سے پس فرمایا پس تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پھر پھیرا پیٹھ اُنکی پر دہنا ہاتھ اپنا پس نکالی اسمیں سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے بہشت کے اور ساتھ کام کرنے بہشتیوں کے کہ عمل کرتے ہیں پھر پھیرا پیٹھ اُنکی پر ہاتھ اپنا پس نکالی اُسمیں سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے دوزخ کے اور ساتھ کام دوزخیوں کے کہ کرتے ہیں پس کہا ایک شخص نے پس کسواسطے ہی عمل کرنا ای رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جسوقت پیدا کرتا ہی بندہ کو واسطے جنت کے کام کرواتا ہی اس سے بہشتیوں کے سے یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کے عملوں بہشتیوں کے سے پس داخل کرتا ہی اُسکو بسبب اُسکے بہشت میں اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہی بندہ کو واسطے دوزخ کے کرواتا ہی اُس سے کام دوزخیوں کے سے یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کے عملوں دوزخیوں کے سے پس داخل کرتا ہی اُسکو بسبب اُسکے دوزخ میں۔ روایت کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد نے +

(۲) مظاہر حق جلد ا صفحہ ۷۵ پر ہی۔ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے آدم کو جبکہ پیدا کیا پس مارا مونڈھے دہنے اُنکے پر پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں اور مارا مونڈھے بائیں پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہیں پھر کہا واسطے اس اولاد کے کہ بیچ دہنے طرف اُنکے کے تھی یہہ طرف بہشت کے جانیوالے ہیں اور نہیں پرواہ رکھتا میں۔ اور کہا اُس اولاد کو کہ بیچ مونڈھے بائیں اُنکے کے تھی یہہ جانیوالے ہیں طرف آگ کے اور نہیں پرواہ رکھتا میں۔ روایت کی یہہ احمد نے +

(۳) مظاہر حق جلد ا صفحہ ۷۶ پر ہی۔ اور روایت ہی ابی نضرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابیوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا جاتا تھا واسطے اُسکے ابو عبد اللہ داخل ہوئے اُوپر اُنکے یار اُنکے کہ عیادت کرتے تھے اُنکی اور وہ روتے تھے پس کہا واسطے اُنکے کس چیز نے رلایا تجھکو کیا نہیں فرمایا واسطے تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے تو بال لب اپنے کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجھ سے۔ کہا کہ ہاں و لیکن سنا میں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والے نے مُٹھی میں لی ساتھ دہنے ہاتھ اپنے کے ایک جماعت۔ اور دوسری جماعت لی دوسرے ہاتھ میں اور فرمایا یہہ یعنی دہنے ہاتھ کی جماعت واسطے بہشت کے اور بائیں ہاتھ کی جماعت واسطے دوزخ کے ہی اور نہیں پرواہ رکھتا میں۔ کہا ابو عبد اللہ نے اور نہیں جانتا میں کہ بیچ کس مُٹھی کے ہوں میں یعنی دہنے ہاتھ کی یا بائیں ہاتھ کی۔ روایت کی یہہ احمد نے +

اب ای ناظرین آپکو معلوم ہو گیا ہی کہ محمد صاحب کی خود ساختہ تعلیم میں آدمی کی خود مختاری و عدل و انصاف بالکل ندارد ہی تو پھر کرنیل الکاٹ صاحب جیسوں کی تعریف کیا وقعت رکھتی ہی۔ لہذا محمدیت میں ہرگز تسلی نہیں +

پنجم۔ جبکہ محمد صاحب نے چند قصے بیان کر کے ظاہر کر دیا ہی کہ عدل و انصاف خدا کا اُنکے ہاں صرف خیالی ہی بات ہی تو پھر عدل و انصاف کی شہادت محمد صاحب کی نسبت کیونکر دی جا سکتی ہی +

(۱) مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ پر ہی۔ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ قتل کئے ایک کم سو آدمی پھر نکلا پوچھتا تھا پھر آیا ایک عابد زاہد کے پاس اور پوچھا اُس سے پس کہا کیا ہی واسطے اُسکے یعنی میرے لئے توبہ کہا اُسنے کہ نہیں پس مار ڈالا اُس شخص نے اس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اُسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی میں پس آئی اُسکو موت پس جھکایا اُسنے سینا اپنا طرف اُس بستی کے پس جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے۔ پس حکم کیا اللہ تعالی نے اُس بستی کو یہہ کہ نزدیک ہو جا تو اور حکم کیا طرف اس بستی کے (کہ جہاں سے کو مار چلا تھا) یہہ کہ دور ہو جا پھر فرمایا اللہ تعالی نے (یعنی اُن فرشتوں کو) ناپو تم درمیان دونوں بستیوں کے (یعنی جس بستی سے نزدیک ہو گا اُسی کے فرشتوں کے حوالے ہو گا) پس پایا گیا طرف اُس بستی کے کہ چلا تھا اُسکی طرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطے اُسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے +

اب ای ناظرین ذرا انصاف سے اس نمونہ عدل و انصاف پیش کردہ محمد صاحب پر خوب غور کرو اس حدیث کو محمدی صحیح حدیث فرماتے ہیں اور محمد صاحب کی پیش کردہ شہادت عدل و انصاف و کرنیل الکاٹ صاحب کی شہادت سے مقابلہ بھی کر لیجئے۔ لیکن طرفہ تر تو یہہ ہی کہ خیر الماکرین نے پہلے جب کل فرشتوں کو زک دی تھی تو آدم کو جانوروں

کے نام خفیہ سکھانے پڑے تھے اور اب جب عذاب کے فرشتوں کو مات کرنا پڑا تو زمین ہی سرکانی اور سکوڑنی پڑگئی۔ واہ کیا عدل و انصاف ہی ۔ (باقی پھر)

راقم پادری ٹامس ہاول بشیر
از پنڈ دادنخان

مسٹر واعظ صاحب کو جواب

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں سلامت۔

بعد سلام نیاز کے واضح ہو کہ آپ کے اخبار نور افشاں نمبر ۱۸ جلد ۱۸ میں از جانب مسٹر واعظ صاحب ایک سوال جواب طلب شایع ہوا ہی اور جناب واعظ صاحب نے احقر العباد کو مخصوص فرما کر مخاطب فرمایا ہی اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ حضرت ہی واعظ صاحب کا جواب دیا جاوے اور جواب مندرجہ ذیل کو آپ براہ مہربانی درج اخبار فرما کر بندہ کو ممنون فرمائیں ۔

سوال سید محمد آگرہ کے رہنے والے اپنی کتاب ہدایت الضالین یا تنزیہ الفرقان میں لکھتے ہیں کہ ہمارا قرآن قریب نصف کے خدا کا کلام نہیں ہی اور یہہ کہ قرآن کے احکام مثل قوانین سلطنت کے ہیں نہ کلام قدیم اللہ کا کیونکہ جیسے یہہ بادشاہ لوگ قوانین بناتے اور پھر منسوخ کرتے ہیں ایسے ہی محمد صاحب بھی کرتے تھے دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۳۸۹ عموماً تمام محمدیوں سے اور خصوصاً میاں الہ دیا صاحب لودیانوی سے جواب کا خواستگار ہوں ۔

جواب حضرت واعظ صاحب آپکو مناسب تھا کہ پہلے آپ خود ہدایت الضالین یا تنزیہ الفرقان مولفہ حضرت مولینا مولوی سید محمد صاحب کو ملاحظہ فرما کر اصل کتاب سے مولینا ممدوح کی زبان مبارک کا یہہ اقرار کہ نصف کے قریب (نعوذ باللہ) قرآن شریف کلام الہی نہیں ثابت کرتے اور اُنکی کتاب کا صفحہ بچشم خود دیکھ کر بتاتے تو آپ کا سوال کرنا مناسب تھا آپ نے بدون دیکھے کتاب مولینا موصوف کے صرف پادری عماد الدین صاحب کی تقلید سے یہہ سوال کیا ہی۔ اے حضرت کیا آپ کے نزدیک تالیفات پادری عماد الدین صاحب وحی آسمانی ہیں جو بدون دیکھے اصل کتاب کے اعتبار کر لیا اور خوبی یہہ کہ خود پادری عماد الدین صاحب نے ہدایت المسلمین صفحہ ۳۸۹ میں جہاں سے آپ نے یہہ عبارت نقل کرکے مولینا صاحب پر غلط الزام لگایا ہی۔ تنزیہ الفرقان کا صفحہ نقل کرنا تو ایک طرف تمام صفحہ ۳۸۹ میں کہیں تنزیہ الفرقان کا نام تک بھی نہیں لکھا خدا جانے آپکو کیونکر معلوم ہوگیا کہ جناب سید محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارا قرآن نصف کے قریب (نعوذ باللہ من ذالک) کلام الہی نہیں ہی۔ افسوس آپکی تحقیق اور ایمانداری پر برادر آپ کا تقلیدی ایمان شاید آیندہ کو بھی آپکو دھوکہ دے اسلئے دوستی سابقہ کا لحاظ کرکے بطور خیر خواہی اطلاعاً لکھا جاتا ہی کہ آپ آیندہ پادری عماد الدین صاحب کی تقلید سے توبہ کریں کیونکہ پادری صاحب موصوف کی تالیفات میں ستقدر اغلاط بھرے ہوئے ہیں جنکا کچھ انتہا نہیں جس صاحب کو میرے کہنے پر شک ہو وہ کتاب مراۃ الیقین مولفہ عالی جناب حضرت مولینا مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری کے صفحہ ۴۲ سے ۴۴ تک ملاحظہ فرماوے جناب مولینا ممدوح نے پچیس غلطیاں پادری عماد الدین صاحب کی بڑی صفائی سے ظاہر فرمائی ہیں علاوہ ان غلطیوں کے ایک غلطی فرض آپکی خاطر ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۱۷۶ سے یہاں نقل کر دیتا ہوں مولینا مولوی رحمت اللہ صاحب کے شاہد دوم کے جواب میں پادری عماد الدین صاحب فرماتے ہیں کہ یہہ کہنے سے ثابت ہوا کہ الیسابات کے ساتھ مریم کا حقیقی رشتہ تھا بارہ فرقے آپس میں بیاہ شادی کرتے تھے کسی اور رشتہ کے سبب الیسابات کے ساتھ مریم کا بھی رشتہ ہوگیا تھا۔ دیکھئے پادری عماد الدین صاحب کی تحریر سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ بنی اسرائیل کے بارہ فرقے آپس میں بیاہ شادی کیا کرتے تھے حالانکہ یہہ کہنا پادری عماد الدین کا بالکل توریت کے خلاف اور صریح غلط ہی۔ دیکھو کتاب گنتی باب ۳۶ خصوصاً آیت ۷ و ۸ ۔ "اور بنی اسرائیل میں سے ہر شخص اپنے ہی آبائی فرقے کی میراث سے متعلق رہیگا اور ہر ایک عورت جسکی میراث بنی اسرائیل کے ایک فرقے میں ہی اپنے باپ ہی کے فرقے میں سے ایک کے ساتھ بیاہ کرے تاکہ بنی اسرائیل میں ہر ایک شخص اپنے باپ دادوں کی میراث پر قایم رہے اور ایک فرقے کی میراث دوسرے فرقے میں مل نہ جاوے"۔ اے مسٹر واعظ صاحب آپ ہدایت المسلمین کے ۱۷۶ کا مقابلہ گنتی باب ۳۶ کا ضرور فرمالیں تو آپکو تقلید عمادیہ سے نجات حاصل ہو اور یہہ بھی یاد رہے کہ مولف تنزیہ الفرقان بڑے عالم ہیں اور شیعہ مذہب رکھتے ہیں۔ شیعہ مذہب کے بڑے بڑے عالم کمی اور زیادتی قرآن کے ہرگز قایل نہیں چنانچہ شیخ صدوق ابو جعفر بن علی بابویہ قمی اپنے رسالہ اعتقادیہ میں فرماتے ہیں کہ اعتقاد ہمارا قرآن میں یہہ ہی کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تھا وہی ہی جو لوگوں کے ہاتھ میں پایا جاتا ہی اس سے زیادہ نہیں اور اسکی سورتیں لوگوں کے نزدیک ایک سو چودہ ۱۱۴ ہیں اور ہمارے نزدیک والضحیٰ اور الم نشرح ایک سورۃ ہی اور سورۃ والتین اور لایلف ایک سورۃ ہی اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہی کہ ہم کہتے ہیں قرآن اس سے زائد تھا وہ جھوٹا [illegible] بموجب فرمانے [illegible] شیعہ کے قرآن شریف میں کمی زیادتی نہیں ہوئی۔ اب آپکو یقین کریں کہ جناب مولینا مولوی سید محمد صاحب خلاف اپنے بزرگوار کے فرمائیں کہ قرآن نصف کے قریب (نعوذ باللہ) کلام الہی نہیں۔ اے حضرت واعظ صاحب آپکو مناسب ہی کہ آپ ایسی ویسی کتابوں کی عبارت بلا تحقیق نہ لکھا کریں اور اگر آپکو سوال کرنیکا شوق ہی تو اول آپ تحقیق کا مادہ پیدا کریں ۔

راقم نصیر الدین لودیانوی

مسیح کی آمد

(جس گھڑی تم خیال نہیں کرتے ابن آدم آویگا)

لوقا ۱۲-۳۹

واضح رہے کہ پاک کلام میں آدم سے ابن آدم تک جسقدر پیشن گوئیاں خدا کے نبیوں کی معرفت لکھی گئیں وہ سب کی سب اپنے اپنے موقع و محل پر پوری ہوگئیں اور اب جسقدر پیشین گوئیاں پاک کلام میں پوری ہونیکو باقی ہیں وہ بھی اپنے وقت پر تمام و کمال پوری ہونگی اس میں کچھہ کلام نہیں ہی۔ پورانے عہد نامہ میں جتنی پیشین گوئیاں ہیں اُن کا ذکر اور اصلی مطلب خداوند مسیح تھا مثلاً عورت کی نسل یا ایک نبی مثل موسیٰ اور آفتاب صداقت اور مرد آشتی کے بیخ اور سلامتی کا شہزادہ وغیرہ اور جب ہم نئے عہد نامہ کو مسیح کی پیدایش سے اُس کے عروج تک پڑھتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ عہد عتیق کی پیشین گوئیوں کو عہد جدید سے اسقدر نسبت ہی جسقدر لفظ کو معنی سے یا حروف مشدد کو اپنے اگلے پچھلے حروف سے گویا لفظ بغیر معنی مہمل ہی اور معنی بغیر لفظ غیر ممکن اسی طرح عہد عتیق کی ساری پیشین گوئیاں عہد جدید سے الگ کر کے کچھہ بھی نہیں بلکہ ایک وہم کا انبار معلوم ہوتی ہیں۔ اسی قاعدہ کو مدنظر رکھہ کر مسیح کی پیدایش سے پیشتر اگر ہم عہد عتیق کو ملاحظہ کریں بشرطیکہ ہم خدا کے کلام عہد عتیق کو سچ نہ جانتے ہوں تو ہمارا کیا حال ہوگا اور اُن پیشین گوئیوں کی ہماری نظر میں کیا وقعت ہوگی۔ ہم سچ کہتے ہیں وہی ہوگی جو آج کل کے منکرین کی ہی۔ جو ہر وقت یہہ اعتراض کرنے کو موجود ہوتے ہیں کہ مسیح کب آویگا ۱۸۰۰ برس سے زیادہ گذرے کہ نہیں آیا۔ افسوس ان کی عقلوں پر باوجودیکہ پاک کلام میں صاف بتا دیا گیا کہ جس گھڑی تم خیال نہیں کرتے ابن آدم آویگا پھر بجلاوہ گھڑی جس کو ہم نہیں جانتے کیونکر بتا سکیں اور اگر ہم وہ گھڑی جانتے ہوں اور اُس میں ابن آدم آوے نو کیا خدا کے کلام کی بطالت ظاہر نہ ہوگی۔ یہہ اُسکی عین صداقت ہی کہ کسی کو وہ گھڑی معلوم نہیں۔ ہاں وہ اپنے وعدہ پر ضرور آویگا۔ دیکھو بعض ہندوستانی جو وقت کو نہیں پہچانتے باوجود جاننے کے کہ ریل گاڑی فلاں وقت فلاں منٹ پر آویگی تو بھی با تو وقت سے پہلے اسٹیشن پر پہنچکر انتظاری کی حالت میں مضطرب ہو کر ایک دوسرے سے شکایت کرتے ہیں کہ ریل ابھی تک نہیں آئی بڑی دیر کی اور یا وقت پر نہ پہنچنے سے ریل کو نہیں پاتے تب کہتے ہیں کہ ریل جلد چلی گئی افسوس انکی غفلوں پر اسی طرح عزیز بھائیو تم ہر وقت جاگتے اور تیار رہو کیونکہ

(جس گھڑی تم خیال نہیں کرتے ابن آدم آویگا)

راقم کیدار ناتھہ

بقیہ سباٹو کوڑھی خانہ کی رپورٹ

اس مقام میں دو بہشتی ایک چوکیدار ایک ہنر اور بازار سے کھانے کی چیزیں لانے کے لئے ایک تو کہار اور ایک کمپونڈر ہی جو صرف تین مہینے تک وہاں رہتا ہی یہہ کمپونڈر ایک ہوشیار اور چالاک نوجوان ہی اور لاہور کالج کا تعلیم یافتہ ہی+

کوڑھی خانہ مذکور پادری بی ڈی ویکاف متعلق امریکن پریسبٹیرین مشن کی زیر نگرانی ہی جو انبالہ میں رہتے اور ہر ماہ وہاں دیکھنے کے لئے جاتے ہیں+

اس کی آمدنی قریب چار ہزار روپیہ سالیانہ ہی منجملہ اس کے ڈھائی ہزار روپیہ اُس سوسائٹی کی طرف سے جو ہندوستان کے کوڑھیوں کے لئے گریٹ برٹن میں ہی وصول ہوتے ہیں اور ما بقا ہندوستانی چندہ سے بہم پہنچتا ہی جو بہ مشکل اس انسٹیٹیوشن کے اخراجات کے لئے مکتفی ہو سکتا ہی۔ اس کو گورنمنٹ کی طرف سے اب تک کسی قسم کی مدد نہیں ملی+

اس لیپر ہوس میں ۱۸۸۲ء سے چھہ برس سے یکم اگست تک ۴۰۱ کوڑھیوں کی پرورش کی گئی اور اس سال میں ۸۰ نام درج رجسٹر ہیں جن میں سے یکم جنوری تک پانچ آدمی اس مرض سے ہلاک ہوئے ان کوڑھیوں میں خاص شمار اُن کا ہی جو قریب کی دیسی ریاستوں پٹیالہ۔ بگھاٹ۔ دہمی۔ اکی سوکیت منڈی اور نابھہ سے آئے ہیں چند سباٹو سے اور ایک کسولی سے اور بعض کانگڑہ۔ چمبہ چکراتہ الموڑہ اور ڈیرہ سے۔ یہہ اپنے ہی صرف سے بخوشی خود آتے ہیں۔ امسال بارہ مریض تاریخ امروز تک داخل ہوئے ہیں۔ لیپر ہوس میں رہنے کے لئے اُن پر جبر نہیں کیا جاتا لیکن جب اُن کا جی چاہے وے اپنے گھروں کو جا سکتے ہیں۔ وے اکثر تھوڑی رخصت لیکر جاتے اور پھر واپس یہاں آجاتے ہیں+

ڈسپنسری ایک بڑی عمارت ہی جہاں وے مریض جو آسکتے ہیں بوقت صبح معالجہ کے لئے آتے ہیں۔ بجز سنیچر کے ہر صبح کو عبادت ہوتی ہی اور اس کے بعد دوا تقسیم کی جاتی اور کمپونڈر مرہم پٹی لگاتا ہی۔ دوا شفقت سے گیسٹ لوگوں اور بازار سے لی جاتی ہی۔ مکانات بطور بارک خشت و گل سے بنائے گئے اور صاف و ستھرے رہتے ہیں۔ فی الحقیقت عجب منظر ہی کہ یہہ جگہ اسقدر صاف رہتی باوجودیکہ اس میں اتنے کوڑھی جو ہاتھہ پاؤں سے بیکار ہیں رہتے ہیں۔ سباٹو سے ایک میل کے فاصلہ پر کوڑھیوں کا قبرستان ہی اور سنا گیا کہ قبر بہت گہری کھودی جاتی ہی+

ڈبلیو میکواٹرس

سرجن میجر ایم ایس

واقعات اور رائیں

صغیر سنی کی شادی اور اُسکے نقصانات کے بارہ میں ایک رسالہ لالہ نتھو لال صاحب وکیل غازی آباد ضلع میرٹھہ نے بحوالہ شاستروں اور دیگر مستند کتب کے تصنیف کرکے شایع کیا ہی اور طرفہ یہہ کہ لالہ صاحب موصوف اُسکو مفت تقسیم کرتے ہیں جن صاحبوں کو ضرورت ہو آدھہ آنہ محصولڈاک بھیجکر طلب فرما دیں۔ ایک ہندو صاحب کیطرف سے ایسے مفید و کار آمد رسالہ کا شایع ہونا بہت امر مستحسن معلوم ہوتا ہی*

خیرخواہ کشمیر ۲ مئی کے ضمیمہ بسنات دھرم میں لکھا ہی کہ جموں میں ایک برہمن نے اپنی زبان بہت لمبی کاٹ کر دیوی پر چڑہائی وہ پھر لگ گئی اور مخالف لوگ حیران ہیں کہ اس علانیہ کرامت کو کسطرح غلط بتلاویں۔ (نورافشاں)

ہم نے پیشتر کسی پرچہ میں لکھا تھا کہ دیوی کو کٹی زبان کی نذر بہت ہی پسندیدہ و مرغوب ہی جو آئے دن یہہ ہی سننے میں آتا ہی کہ فلاں مقام پر فلاں ہندو نے اپنی زبان کاٹ کر دیوی کو چڑہا دی اور وہ پھر درست ہوگئی۔ زمانہ حال میں ہندو مذہب کے ثبوت صداقت میں یہہ عجیب طرح کا معجزہ مشہور کیا جاتا ہی۔ اگر کہیں ایسا معجزہ ظہور میں آوے کہ کوئی معتقد ہندو اپنی ناک جو گویا جسم انسانی کی کُلّی عزّت کا نشان ہی کاٹ کر دیوی کو چڑہا دی اور وہ پھر کراستاً درست ہو جاوے تو سب سے بڑھکر معجزہ ہوگا۔ زبان ہی کاٹنے میں کیا خصوصیت ہی۔ زبان سے تو آدمی جھوٹ بولتا گالی دیتا چغلی کھاتا لیکن ناک ایک ایسا عضو ہی جس سے کوئی ایسا گناہ صادر نہیں ہوتا پس کیا یہہ نذر دیوی کو زیادہ پسندیدہ معلوم نہ ہوگی*

خیرخواہ کشمیر کلکتہ کی اُس جادوگرنی کے بیان کی نسبت جو ہم نے نورافشاں کے کسی پرچے میں کوہ نور سے لکھا تھا اپنی غلط فہمی سے ایسا قیاس کرتا ہی کہ گویا ہم نے اُس خبر کی تصدیق کی۔ الٰہی طاقت کے مقابلہ میں جادو کوئی اعلیٰ طاقت ہرگز نہیں اور نہ یہہ عمل سچی کتاب اور مذہب حق کا ثبوت ہو سکتا ہی ہندوؤں کے وید پرانوں اور اُنکے مذہب کی صداقت اس سے ثابت ہو تو ہو کیونکہ وے لوگ اپنے دین کی تائید ایسی باتوں میں تلاش کرتے ہیں لیکن الٰہی اعلیٰ طاقت کے سامنے ایسی واہیات ہمیشہ مغلوب پائی گئیں۔ دیکھو فرعون کے دربار میں جادوگروں نے جو خدا کی ہستی کے منکر تھے موسیٰ کے مقابلہ میں کسقدر ساحرانہ حکمتیں ظاہر کیں اور جب ہارون برادر موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر پھینکا اور وہ سانپ بن گیا تو جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا۔ لیکن ہارون کا عصا اُنکے عصا کو نگل گیا۔ اور بالآخر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ یہہ خدا کی قدرت ہی۔ پس دین حقیقی کے ثبوت میں ایسی باتوں کو سند ٹھہرانا محض واہیات ہی*

ایسٹ انڈین ریلوے میں منظور کیا گیا ہی کہ دیسی ڈرایور اور گارڈ بکثرت ملازم رکھے جاویں۔ یہہ لوک کام عمدہ کرتے ہیں اور انگریزوں کی نسبت تنخواہ کم پاتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے سال انکی وجہہ سے پانچ لاکھہ روپیہ کا نفع ہوا*

بینر آف ایشیا ناقل ہی کہ ایک مشنری نے انڈین وٹنس کو اُس مضرت کے بارہ میں جو رومن کیتھولک پادریوں کی وجہہ سے جنہوں نے فی الحال وہاں کے مشن فیلڈ پر حملہ کیا ہی وقوع میں آئی یوں لکھا ہی کہ "ان پادریوں کے اثر اور نمونہ سے لوگوں کو بد پرہیز عادات میں ہمت و جرات حاصل ہوگئی ہی۔ ہم کو اپنے دیسی مسیحیوں کے ساتھہ ناحال مے نوشی کے بارہ میں کوئی تکلیف اُٹھانیکا اتفاق نہیں پڑا۔ ہم لوگ جو امریکن یونیٹڈ پرسبٹیرین مشنری ہیں بالکل پرہیزگار ہیں اور اپنے دیسی مسیحیوں کو بھی پرہیزگاری کی تاکید کرتے ہیں لیکن چند اجرتی لوگ جو ہمارے درمیان شاید معدود چند تھے رومن کیتھولک لوگوں میں جا ملے اور خاطر خواہ مے نوشی اختیار کی اور جب ہماری طرف سے خارج کئے گئے رومن کیتھولک نے بخوشی انہیں قبول کیا۔ اور وے عمیق زر گناہوں میں پھنسگئے اور یوں لالچ خرابی اور بداخلاقی نے بہت پائی۔ دوسرے جو اُنکے شریک ہوگئے نہایت بگڑگئے ہیں یہانتک کہ ... میں سے کسی کو مرید کرنا اور تعلیم و بنا پہ نسبت اسکے ... ہی کہ ایک شخص کو جو ارسی لوگوں کے ساتھہ صرف ... عرصہ تک رہ چکا ہی اصلاح دیا جاوے۔ اکثر پریسٹ ... عزّتی بہت کم یا بالکل نہیں رکھتے اور دیسی لوگ خواہ ... غیر عیسائی اُنکی کچھہ عزّت نہیں کرتے۔ وے اسقدر ... کرتے ہیں کہ بعض جگہوں میں غیر قوم دیگر مشنریوں سے ... و امتیاز کرنے کے لیے اُنکو شراب خوار پادری نام دیتے ہیں ... ایک لقب آبکاری بھی دیا گیا ہی*

بھوپال میں چوروں نے یہہ نیا ڈھنگ ... کہ رات کو جنکے یہاں چوری کرنا چاہتے ہیں اُنکے مکان ... دیتے ہیں اور صاحب خانہ سے کہتے ہیں کہ تمہارے ... رشتہ دار نے یہہ مٹھائی بھیجی ہی۔ وہ کھاتے ہی بیہوش ... جاتا ہی اور وہ بدمعاش مکان میں گھسکر جو کچھہ پاتے ہیں ... کر رفوچکر ہو جاتے ہیں*

عموماً ہندوستانی عورتیں زبردستی کی شادی ... کی جاتی۔ بے مجبور عورتیں یا تو کسی بوڑھے کے حوالہ ... جاتی ہیں یا کوئی کم سن لڑکا انکا خاوند بنا دیا جاتا ہی۔ ... گنج کی ایک عورت مسماۃ بیجا پر یہہ مقدمہ دایر ہی کہ ... کم عمر خاوند کو زہر دیکر مار ڈالا کیونکہ وہ عورت جوان ... گیارہ بارہ برس کا تھا۔ افسوس ہی کہ ان مشکلات کو دور ... کوئی زبردست کوشش عام الناس کیطرف سے نہیں ہوئی ...

سُنا گیا کہ شاہ فارس نے اپنے وزیر امین سلطان ... خطاب دینے سے ظاہر کیا ہی کہ وہ گریٹ برٹن سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں کیونکہ وزیر موصوف گریٹ ... کے ہوا خواہ ہیں*

پٹیالہ اخبار ناقل ہی کہ دہلی میں ایک ... پورانے قلعہ کے نیچے لوٹا گیا۔ اگر ایسی واردات کسی ... میں ہو جاتی تو انگریزی اور دیسی اخبارات جان ...

مگر اب بالکل خاموش ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ایڈیٹران اخبار انہیں معاملات میں رائے زنی کرتے ہیں کہ جس اُن کو کسیکی خوشامد کرنی یا کسیکو دھمکانا منظور ہوتا ہی +

برٹش الیسٹ افریکن کمپنی نے اعلان جاری کیا ہی کہ جسکی رو سے اسوقت کے تمام دیسیوں کو غلامی سے آزادی دی گئی ہی جو کمپنی کی حدود میں رہتے ہیں اور اُنکے مالکوں کو کوئی معاوضہ نہیں ملیگا +

پونا میں ۲ مئی جمعہ کے روز پانچ یورپین لڑکے شکار کھیل رہے تھے اُنپر دیہاتیوں نے پونا سے ۵ میل کے فاصلہ پر حملہ کیا۔ اُنکے ایک دیسی ملازم نے کھیت سے چند خشکہ توڑے تھے جسپر دیہاتی ناراض ہوکر اُسکو موضع کیطرف کھینچ کرلے گئے لڑکوں نے یہہ حال دیکھ کر دست اندازی کی اور معاوضہ پیش کیا۔ مگر دیہاتیوں نے نہ مانا اور سب پر حملہ کیا تین نوجوان بھاگ گئے اور دو کو گانوٗ والوں نے زخمی کیا اور گرفتار کرکے لے گئے۔ پانچ ملزم گرفتار کئے گئے ہیں +

پچھلے ہفتہ پنڈتہ رما بائی کے بیوہ خانہ بمبئی میں ایک بھاری جلسہ ہوا۔ جسمیں لیڈیوں اور جنٹلمینوں کا بھاری ہجوم تھا۔ پنڈتہ ممدوحہ نے ہندوؤں کے پُرانے مندر سومناتھ کا جسکو سلطان محمود غزنوی نے تباہ کیا تھا نہایت فصاحت کے ساتھ ذکر کیا۔ جسمیں عمارات مندر کی اعلیٰ درجہ کی تعریف کی اور مختصر طور پر بتایا کہ مسلمان فاتح نے کسطرح پر اُسکو تباہ کیا۔ اور حاضرین کو وہ پتھر دکھائے جو وہ مندر کی کھنڈرات سے جمع کرکے لائی تھیں +

حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سالگرہ کا جشن ۲۴ ماہ حال کو شملہ میں ہوگا۔ جہاں حضور وایسرائے معمولی دربار لیوی منعقد فرمائینگے۔ انگلستان کی طرح سالگرہ کا جشن پہلے کی نسبت ۲ روز پہلے قرار پایا ہی۔ اسلئے گزٹ سالگرہ معمول سے پہلے شایع ہوگا +

کلکتہ یونیورسٹی کو شک ہی کہ آیا انگریزی زبان کے دیسی پروفیسر جنکو انگریزی میں پوری مہارت رکھنے کا دعویٰ ہی واقعی جانتے ہیں یا نہیں اس سینٹ نے فیصلہ کیا ہی کہ انٹرنس امتحان سے لیکر امتحان رائے چند پریم چند کے وظیفہ تک کوئی دیسی پروفیسر ممتحن نہ کیا جائے الا اسحال میں کہ یورپین پروفیسروں کی تعداد اس مطلب کے واسطے کافی نہ ہو +

بریلی میں آخرکار ایک گروہ ڈاکوں کا پتہ لگا یا گیا ناظرین یہہ سنکر حیران ہونگے کہ اس گروہ میں کون لوگ شامل تھے۔ وہاں کا اخبار لکھتا ہی کہ اس گروہ میں ایک رسالدار صاحب اور چار شخص اور جن میں ایک نواب صاحب سنا جاتا ہی معہ ہتھیار گرفتار ہوئے ہتھیاروں میں دو تلواریں اور تین طمنچے ہیں۔ ایک عطاء اللہ خان نامی گرامی شخص بھی گرفتار ہوا ہی جس نے رامپور کے اطراف میں ڈاکہ ڈالا تھا اور وہاں کا اشتہاری تھا۔ اُس نے چوکیدار اور دو اور شخصوں کو قتل کیا تھا۔ مشہور ہوا ہی کہ اس جماعت میں چند ولایتی بھی شامل ہیں جنکا پتہ لگایا جاتا ہی اور پولیس گرفتاری کو ہو گیا ہی اس واقع کو عطاء اللہ خان اور اور گرفتار شدہ مجرموں نے بتایا ہی یہہ سراغ ایک عورت سے چلا ہی +

صوبہ بیگا میں نہلیوں کی سازشوں کا بازار گرم ہی۔ آسٹریا اور ہنگری میں بھی یہی حال ہی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کی تمام تجارتیں ۸ گھنٹہ کام کرنیکی خاطر بند ہو رہی ہیں +

شملہ ۶ مئی رشت اور انسیلی واقع فارس کے مابین جو ریلوے کے جاری کرنیکی ممانعت ہوئی ہی وہ بلحاظ دوستی انگلستان وشاہ کے فرمان سے نہیں ہوئی بلکہ روس کے اعلیٰ رسوخ کے باعث جس نے اسکو اپنے حقوق کی خلاف ورزی سمجھکر اعتراض کیا +

لالہ موہنچند ساکن کنکل نے ہردوار کی تواریخ لکھی ہی جسکی قیمت معہ محصولڈاک ساڑھے چار آنہ ہی۔ اس کتاب سے ہردوار کی کیفیت بخوبی ناظرین کو معلوم ہو سکتی ہی +

سلہٹ میں ایک انجمن تائید شادی بیوگان کے لئے قایم ہوئی ہی۔ اگر ہندوستان کے ہر ایک شہر میں اس قسم کی انجمنیں قایم ہوں تو بہت بہتر ہوگا +

ریاست پٹیالہ سے اشتہار دیا گیا ہی کہ جو شخص جیونا موڑ ڈاکو کو (جو جیلخانہ پٹیالہ سے فرار ہو گیا تھا) گرفتار کرائے اُسکو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا +

ریاست بھوپال سے تولا نامی ڈاکو کی گرفتاری کا اشتہار جاری ہوا ہی۔ جو کوئی اسکو گرفتار کریگا۔ پانسو روپیہ نقد اور تھانہ داری انعام میں پائیگا +

ایڈیٹر دہلی پنچ کے نام اس لئے وارنٹ جاری ہوا ہی کہ وہ اُس مقدمہ میں جو اسپر دسیجہد ریاست فریدکوٹ کیطرف سے دایر ہی۔ بروز پیشی حاضر نہیں ہوا +

مدراس کے دیسی مسیحیوں نے ایک انگریزی ہفتہوار اخبار موسوم بہ کرسچین پیٹریٹ جاری کیا ہی۔ فی الحقیقت یہہ نہایت عمدہ اور سستا اخبار ہی +

ایک بودہ پوجاری اور اُسکا ساتھی کانڈی میں قلبی سکے چلانے پر گرفتار ہوئے۔ ۹۔ اپریل کو مقدمہ ہوا۔ پوجاری کو دس اور اُسکے ساتھی کو ۹ سال کی قید کی سزا ہوئی +

انگلستان میں اسوقت ہندوستانی طلبا اور باشندوں کی کل تعداد ۲۰۷ ہی اُنکے علاوہ ۱۰ پارسی اور ہندو لیڈیاں اور اُنمیں ۴۵ مسلمان ہیں +

رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد دکن نے حکم دیا ہی کہ کوئی شخص بلا اجازت احاطہ رزیڈنسی میں نہ آوے اور نہ کسی قسم کی خبر حاصل کرنے کے لئے باضابطہ وسایل کے سوا کوشش کرے +

ریاست جیپور کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اُنکی آبادی علاوہ جاگیرداروں کے اسوقت ۲۶ لاکھ ہی عورتیں مردوں سے ۵ا فیصدی زیادہ ہیں +

ماسکو کے اخبارات مستعدی کے ساتھ اس امر کی کوشش کر رہے ہیں کہ تمام انگریز جنکو مشہد و طہران کے

درمیان تار برقی کی لین سے تعلق ہی برطرف کردیئے جائیں +

شہر لنڈن کی آبادی میں بازاروں کی طوالت سات ہزار میل مربع ہی بازاروں کی سیر میں اگر ایک شخص بیس میل کا روزانہ سفر کرے تو ساڑھے گیارہ ماہ میں تمام شہر کے بازاروں میں گشت کر سکے +

مظالم پولیس امرتسر کی نسبت جو خوفناک باتیں مشہور کی گئی ہیں ۔ لاہور کا انگریزی اخبار سول اُن سب کو محض غلط بے بنیاد قرار دیتا ہی ۔ وہ لکھتا ہی کہ رائی کا پہاڑ بنایا گیا ہی اور اسکی اصلیت صرف اتنی ہی کہ پہاڑ کو حمل ہوا اور ایک چوہیا پیدا ہوئی ۔ لکھا ہی کہ نہ تو کسی عورت نے مظالم پولیس سے خودکشی کرلی ۔ نہ کسی بھلے مانس کی عزت اُتاری گئی ۔ نہ کوئی کارروائی خلاف ناراضی رعایا کی گئی ۔ جو کچھ اس کی بابت لکھا ہی سرتاپا غلط ہی وہ لکھتا ہی کہ سررشتہ کی کارروائی انسداد بدمعاشی کے لئے حسب دستور ہوتی ہی جس سے وہ لوگ جو مجرم سزا یافتہ اور داخل رجسٹر ہیں حسب الحکم حکام بالادست کے دریافت کئے جاتے ہیں کہ رجسٹروں سے اُنکا مقابلہ کیا جاوے ۔ مسٹر وار برٹن پولیس امرتسر کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں ۔ اُنکی نسبت اخبار ٹریبیون نے جو باتیں شایع کی ہیں کہ مسٹر ہزار کے قرضدار ہیں اور اُنکی نیت خراب ہی اسکے واسطے وہ اخبار مذکور پر نالش لائیبل کرینگے +

بنگلور اخبار لکھتا ہی کہ گورنمنٹ میسور محکمہ مزاری کا بندوبست کر رہی ہی محکمہ مندر ہنود اور خیراتی اوقاف اور جین کے مندروں ۔ مسلمان مسجدوں اور مقبروں کے معاملات کا انتظام کریگا ۔ جنکو گورنمنٹ عطیہ دیتی ہی +

لال قلعہ کے چوک میں جو ہندوستانی دکاندار بیٹھے ہیں انکو حکم ہوا ہی کہ یکم مئی سے دُکانیں خالی کردیں ورنہ بیس روپیہ ماہوار کے حساب سے لیا جاویگا +

عالم تصویر لکھتا ہی کہ کانگریس کے خلاف اسوقت تک جو پٹریاٹک ایسوسی ایشن نے دستخط بھیجے ہیں اُنکی تعداد

اس ہفتہ میں بیس ہزار صات سو تیس تک ہی اور ابھی برابر سلسلہ جاری ہی +

بمبئی میں ہندو حجاموں کا بہت بڑا جلسہ ہوا ۔ سادو باکرشنا جی حجام چیرمین تھا یہ رزولیوشن پاس ہوا کوئی حجام کسی بیوہ عورت کا سر نہ مونڈے ۔ مگر افسوس کی بات یہ ہوئی کہ برہمنوں نے قسم کھا کر اُسترا سنبھالا کہ ہم خود مونڈینگے +

ریلوے قانون جو حال میں پاس ہوا ہی اسمیں قرار دیا گیا ہی کہ ہر ایک ٹرین کے ساتھ عورت مسافروں کی جگہہ کا انتظام خاطرخواہ ہوگا ۔ تمام گاڑیوں کے ساتھ ایسی کل لگائی جاویگی کہ جسوقت کوئی مسافر چاہے چلتی گاڑی میں گارڈ یا ڈرائیور سے گفتگو کر سکے کہ گاڑی ٹھہرائے یا خطرہ پہنچے ۔ اگر کوئی ریلوے ملازم کسی گاڑی میں جو آگے ہی بھری ہوئی ہی یعنی جسمیں مقررہ تعداد مسافروں کی سوار ہی کسی سوار کو زبردستی سے بٹھاویگا تو مستوجب جرمانہ بیس روپیہ کے ہوگا ۔ اور اگر کوئی مسافر بھری ہوئی گاڑی میں زبردستی بیٹھنا چاہیگا ۔ اسپر بھی اتنا ہی جرمانہ کیا جائیگا +

ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہی کہ مولوی سراج الاسلام خان بہادر کلکتہ نے ایک ہفتہ وار اخبار سدھاکر نامی جاری کیا ہی اسکا انتظام سب مسلمان ہی کرتے ہیں خاص مقصد یہ ہی کہ مسلمانوں کے دلوں سے وہ غلط خیالات رفع ہوں جو بنگالی اخبارات کی غلط تحریرات سے پیدا ہوں +

مہاراجہ گوبندراؤ باباصاحب داماد ہزہائینس مہاراجہ اندور الہ آباد کے محلہ ایاپور میں رہتے ہیں اُنہوں نے ۱۲ - اپریل کو اپنے مکان پر مجسٹریٹ کو بلایا مجسٹریٹ گئے تو دیکھا کہ اُن کے کپڑے خون میں تر ہیں رپورٹ کی کہ میرے نوکروں سے کچھ روپیہ کے لین دین میں تکرار ہوئی اُنہوں نے میرے چُھریاں اور لاٹھیاں ماریں مجسٹریٹ نے فوراً مہاراجہ کو پولیس میں بھیجدیا اور حکم دیا کہ مسٹر ٹون اسسٹنٹ سول سرجن اُنکو دیکھ کر رپورٹ کریں کہ کہانتک ضرر پہنچا ہی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

روم میں ایک بیماری لاتونام پیدا ہوئی ہی جسکا مریض پہلے سو جاتا ہی اور سونے کی حالت ہی میں مر جاتا ہی +

۲۵ - اپریل کو شملہ میں خوب بارش ہوئی ۔ قیاس کیا گیا ہی کہ اب چشمہ میں پانی بافراط ہوگا اور کمی پانی کی مشکل رفع ہوگی +

آج کل ڈکیتی کا بڑا زور شور ہی ضلع بریلی میں ایک ہفتہ کے اندر دو ڈکیتیاں ہوئیں جنکا پتہ تک نہیں لگا +

اکبر منڈی میں ایک نوجوان چنگڑ جو بوروں کے انبار کے نیچے گیہوں جھاڑتی ہوئی ایک بورے کے گرنے سے ہلاک ہوئی +

کلکتہ میں مس گوفر کو اس علت میں تین ماہ قید ہوئی کہ وہ اپنی بہو سے بیرحمانہ طور سے پیش آئی تھی +

حضور نظام حیدرآباد ایک عیسائی اور ایک مسلمان کو ڈاکٹری علی تعلیم کے لئے لنڈن بھیجنے والے ہیں +

نواب لاٹ صاحب پنجاب ۱۰ مئی ۵ بجے شام شملہ پہنچینگے +

کلکتہ میں کوشش ہو رہی ہی کہ انکم ٹیکس موقوف کرایا جاوے +

میونسپل کمیٹی جہلم نے کثرت رائے سے اپنے پریزیڈنٹ کو موقوف کردیا +

مدراس میں چھٹہ رجمنٹ فوج اور تخفیف کیجائیگی

پونا میں ۳ فوجی سپاہی بجرم چوری شراب فروشی گرفتار ہیں +

شملہ میں کُتوں کے مارنے کا ایک خاص انتظام کیا جاویگا +

ہنگلی میں ایک شخص نے غیرت شرم سے اپنی جورو کو معہ ایک مرد کے قتل کیا +

بنیک بنگال کلکتہ کو ایک یہودی ۱۱ لاکھ کا دھوکہ دیکر روپوش ہوا +

احاطہ بمبئی میں پچھلے سال انکم ٹیکس سے ۳۳ ½ لاکھ وصول ہوا +

ماہ نومبر راولپنڈی میں سپاہیوں کی دستکاری کی نمائش ہوگی +

مجوزہ آبرسانی کا بنور کا انتظام مُردہ گھاٹ پر قرار پایا ہے +

شاہ دہومی کے پاس اڑھائی ہزار سپاہ عورتوں کی بھرتی ہے +

کریٹ سے سلطانی محاصرہ اٹھالیا گیا - یہ امن کی نشانی ہے +

فرانس میں مزدوروں کے پُراتفاق جلسوں کی جابجا دھوم دھام ہے +

روسی افسر کرنل شمٹ بجرم سازش بغاوت قتل کیا گیا +

شاہ دہومی کے ساتھ فرانس کی لڑائی جاری ہونی جانی ہے +

فرانس میں مفسدوں کی بھاری جماعت گہری سازش میں گرفتار ہوئی +

امیر کابل مزار شریف میں ہیں انکے ہرات جانے کی خبر غلط ہے +

حجاز سے خبر آئی کہ قحط عرب کی خبریں مبالغہ آمیز ہیں +

سلطان روم کی بحری طاقت بڑے زور شور سے تکمیل کو پہنچ رہی ہے +

رومینیا اپنی فوجی حفاظت پر ۷ کروڑ فرانک خرچ کریگا +

مہاراجہ بڑودہ ایک انگریز کو اپنا پرائیویٹ سکرٹری مقرر فرماوینگے +

مالٹا میں تجویز ہے کہ ایک مشنری کالج عیسائیوں کا کھلے +

مرحوم جیرڈ کی بہن سے شادی کا بل عنقریب انگلستان میں پاس ہوگا +

چینی نبان دار جلنگ سے واپس تبت کو ہوگئی +

ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بہلٹ بعوض انڈین سرسلمان ہوگئے +

لاہور لنڈہ بازار میں ایک عورت قتل کی گئی مجرم روپوش ہے +

نواب لاٹ صاحب پنجاب لاہور میں یادگار برنس وکٹوریہ کی بنیاد رکھتے ہیں +

پونا میں طوفان باد و باراں آیا بجلی سے تین آدمی مرگئے +

کوٹری کے دھوبیوں نے میونسپل انتظام سے تنگ آکر کام بند کردیا +

کینیڈا نے بیان کیا وہ حکومت جمہوری نہیں چاہتا - زیر انگلستان رہیگا +

حکومت مرو میں تمام دیسی افسر موقوف اور انکی جگہہ روسی افسر مقرر کئے گئے +

فرانس میں لکوشی کو مفسدوں نے ہنگامہ کیا - فوج نے قتل اور زخمی کئے +

پیراگوے میں بغاوت ہوئی - تار توڑا گیا - لڑائی گرم رہی +

سیہالہ میں یک گھر کے تمام آدمی ڈاکوؤں نے قتل کرڈالے +

کلکتہ میں یک گونگے دیہرے مجرم قتل کو دہ سال قید سخت کی سزا ملی +

سردار ارجن سنگھ چاہل و بار صاحب امرتسر کے سرپرست مقرر ہوئے +

الہ آباد میں بھی موٹر پیک ریلوے بنائی جاویگی +

فرانس میں مفسدوں کے ہنگامہ جا بجا ہوئے بڑی تشویش جاری ہے +

سکاٹلینڈ میں گرجا کے توڑنے کی تجویز پارلیمنٹ نے نامنظور کی +

انگلستان نے ۳ فیصدی سود پر ۴ کروڑ روپیہ قرض کا اشتہار دیا +

بپتسما کی خبریں

بجنور کے شیرکوٹ میں پادری پی میرل نے ۱۱- اپریل کو اٹھارہ مردوں اور چوبیس عورتوں کو بپتسما دیا +

بمقام نگینہ ۱۸- اپریل کو پادری ڈبلیو ٹی ہیپک صاحب نے تیرہ آدمیوں کو اور کلا کھیڑی میں دو آدمیوں کو - اور استھو نوپور میں چار آدمیوں کو اور پورانی میں آٹھ مرد و عورتوں کو بپتسما ہوا +

بچھرایوں میں ۲۱- اپریل کو آٹھ آدمیوں کو اور کوٹ میں ۲۲- اپریل بارہ مرد و عورتوں کو اور ۲۳- اپریل کو رائیپور میں دس مرد و عورتوں کو بپتسما دیا +

دریاباد بتاریخ ۶- اپریل پادری ایس پال نے ایک آدمی کو بپتسما دیا +

پیلی بھیت ۹- اپریل کو پادری ڈی پی کیڈ نے ایک نوجوان ٹھاکر سپاہی کو بپتسما دیا +

بمقام بِرور ۱۶- اپریل کو پادری ایچ کے لسٹ نے اٹھارہ آدمیوں کو بپتسما دیا +

نجیب آباد ۱۰- اپریل کو پادری میلگر گر نے آٹھ مرد چار عورتوں اور ایک لڑکے کو بپتسما دیا +

سرکاری خبریں

مسٹر جن سی جے ہیمر صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ

سنٹرل صاحب ملتان کو از ابتدائے ۱۷ مئی ۱۸۹۰ء دو ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی - بجائے انکے سرجن آر جے میکنامرا صاحب بہادر بطور قایم مقام کام کرینگے +

لالہ ہربنس لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر شاہپور کو دو ماہ کی رعایتی رخصت از ابتدائے ۶ مئی ۱۸۹۰ء یا تاریخ مابعد سے عطا ہوئی +

مخمس طبعزاد سفیر بر غزل خود

مریضِ الم ہیں ستائے ہوئے ہیں
ہزاروں ہی صدمے اُٹھائے ہوئے ہیں
دِل اپنا ہر ایک سے بچرائے ہوئے ہیں
سبھوں سے جواب اتنو پائے ہوئے ہیں
تیرے در پہ آخر کو آئے ہوئے ہیں

بتاتے ہیں بے سود باتیں سماجی
حکیموں نے دکھلائی کاہل مزاجی
نہ کوئی تجویز نیک اتنراجی -
سبھوں نے و یا فتوٰے لاعلاجی -
طبیبانِ دھر آزمائے ہوئے ہیں

بہت امتحانوں نے گو مجھکو گھیرا
اطاعت سے تیری مگر منہ نہ پھیرا
تو حق ہمیشہ تجھی پر ہی میرا
سُنا جب سے فیضِ مسیحائی تیرا
شکایت تیرے پاس لائے ہوئے ہیں

جگا خواب غفلت سے دو خفتگاں کو
دکھا دو مسیحائی اہل جہاں کو -
جلا تم باذنی سے دو مردگاں کو
کرو تازہ دم اپنے اس نیم جاں کو
کہ تم نے تو مُردے جلائے ہوئے ہیں

سہے رنج و غم نیری راہ رضا میں
ملا کوئی مونس نہ وقت عنا میں
کسیکا نہیں کوئی دارِ فنا میں -
ہوئے یار اغیار تیری ولا میں
جو اپنے تھے وہ بھی پرائے ہوئے ہیں

جو شیر و شکر ہو کے رہتے تھے باہم
کنارے ہوئے سب وہ ہمراز و محرم
شکایت کریں کس کی کس کا کریں غم
نہ خویش و اقارب نہ مونس نہ ہمدم
تیرے پیچھے سب کو بھلائے ہوئے ہیں

ہی کوئی تو جس پر ہیں ہم دل سے قربان
لہ دیدار کو جس کے افتاں و خیزاں
بہت رنج و غم سہکے پہنچے ہیں ہم یاں
نہ رد کو ہمیں دخلِ جنت سے درباں
کہ ہم بھی کسیکے بلائے ہوئے ہیں

ہو محمد کسینے مٹا یا خدا کو
کہیں سیم و زر سے بنا یا خدا کو
ہمہ اُوست اک نے بتا یا خدا کو
جنہوں نے مسیحا میں پایا خدا کو
وہ اپنی خودی کو مٹائے ہوئے ہیں

جہاں حکم بردار عیسیٰ کا ہوگا
ہر ایک لب پہ کلمہ مسیحا کا ہو گا -
یہ گلہ فقط ایک گڈریا کا ہو گا -
علم سرنگوں فوج اعدا کا ہوگا
صلیب مسیحا اُٹھائے ہوئے ہیں

چلے شام تک پا پیادہ سحر سے
کوئی شی بھی دلکش نہ گذری نظر سے
گذارہ بمشکل ہوا بحر و بر سے
سفیر اب نہ بیدل ہو طول سفر سے
کہ منزل سے نزدیک آئے ہوئے ہیں

بیمار پرسی کا شکریہ

ایک دور و مجبور بحال رنجور مسیحی شخص کی نسبت جبکہ وہ حیرانی و پریشانی میں مبتلا ہو کسی مسیحی محب بیریا کیطرف سے بذریعہ تحریر اظہار ہمدردی و غمخواری کیا جاوے توکسقدر موجب تسلی و طمانیت متصور ہی -

اسوقت میں قدیم مسیحی عنایت فرما مولوی صفدر علی صاحب کی تحریر سے جسمیں انہوں نے اپنی حقیقی مسیحی ہمدردی ہماری نسبت ظاہر کی جبکہ ہم اسکے منتظر نہ تھے ہمکو نہایت تسلی و تقویت حاصل ہوئی جسکا شکریہ ہم تہ دل سے ادا کرتے ہیں چنانچہ آپ نے لکھا ہی +

مکرم بندہ -

بندہ نے بہت چاہا تھا کہ اپنے سفر کے آخر میں آپ بزرگان پنجاب کی بھی زیارت حاصل کروں لیکن ضعیفی اور صعوبت سفر اور موسم کی گرمی کے مارے علی گڈھ سے واپس آیا - پچھلے ہفتہ اور حال کے ہفتہ یعنی یکم مئی کے نور افشاں کے دیکھنے سے آپ کی طبیعت کی علالت معلوم کرکے دل کو افسوس اور فکر نے گھیرا ہی - خصوصاً آپکی غزل نے دل پر بڑی تاثیر کی - اگرچہ اسقدر فاصلہ پر سے آپکی کسی طرح کی خبر گیری یا خدمت نہیں کر سکتا ہوں تو بھی اظہار ہمدردی سے اپنے کو نہیں روک سکتا ہوں - اس غریب الوطنی اور تنہائی کی حالت میں خداوند تعالیٰ تمہیں آپکی غمخواری اور غمگساری فرماوے اور اپنی پاک مرضی کے موافق آپکو تندرستی اور آرام عنایت فرماوے - اُمید ہی کہ اب آپ بھی تندرست ہوئے ہونگے اور اپکا خاندان بھی خیریت اور سلامتی کے ساتھ ہو گا +

احقر صفدر علی از بھنڈارہ - ۱ مئی ۱۸۹۰ء

لودیانہ وبائی مرض کی شکایت چلی جاتی ہی - ہیڈ انس ۲۳

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا